بلاک نمبر 2 عصر اسلامی واموی

اکائی نمبر : 6 رسالہ (خط) عبدالحمید الکاتب

اکائی کے اجزاء ومشمولات:

6.1 تمہید

6.1.1 خط نگاری کی اصطلاحی تعریف

6.1.2 خطوط نگاری کے اقسام

6.1.3 خط نگاری کے عناصر

6.1.4 خط نگاری کے عناصر

6.1.5 سیاسی خطوط نگاری

6.1.6 واعظانہ خطوط نگاری

6.1.7 ذاتی خطوط نگاری

6.2 اغراض ومقاصد

6.3 متن سبق

6.4 صاحب متن کا تعارف : عبدالحمید بن یحیی

6.4.1 انشاء پردازی میں اس کی تاثیر

6.4.2 عبدالحمید کا اسلوب نگارش

6.5 متن کا ترجمہ

6.6 لغوی تحقیق

6.7 ادبی صنف کا تعارف

6.8 متن سبق کا موضوع

6.9 متن سبق کی توضیح وتشریح

6.10 متن کی خصوصیات

6.11 اسلوبی خصوصیات

6.12 خلاصہ

6.13 نمونہ سوالات

6.14 مطالعہ کیلئے مفید کتابیں

6.1 تمہید :

عبدالحمید الکاتب کی انشاء پردازی اورفن خطوط نگاری میں انکی خدمات اور اپنے بعد والے ادباء پر انکے اثرات کو ذکر کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ فن خطوط نگاری سے متعلق کچھ بنیادی معلومات پر روشنی ڈالی جائے۔

فن خطوط نگاری:

6.1.1 خط نگاری کی اصطلاحی تعریف:

اصطلاح ادب میں متعین موضوع کے تحت نثری پیرایہ میں مافی الضمیر کو خط کی شکل میں لکھنے کا نام خط نگاری یا رسالہ نگاری ہے۔

اپنی بات دور رہنے والوں تک پہنچانے کے لئے زمانہ قدیم سے اس صنف کا استعمال ہوتا آرہا ہے، آنحضرت ﷺ نے سلاطین کے نام دعوتی خطوط لکھے، خلفاء راشدین نے اپنے گورنروں اور سپہ سالاروں کے نام خطوط لکھے، اموی دور میں اس صنف میں اتنی ترقی ہوئی کہ اس کی تین شکلیں پیدا ہوگئیں

6.1.2 خطوط نگاری کے اقسام:

(۱) سیاسی خطوط نگاری

(۲) واعظانہ خطوط نگاری

(۳) ذاتی خطوط نگاری

اس طرح پہلی بار رسائل یا خطوط نگاری، سرکاری دائرے سے نکل کر اس زمانہ میں پیدا شدہ سیاسی اور دینی جماعتوں، جیسے شیعہ، خوارج، ازارقہ اور زبیریوں میں بھی رائج ہوگئی اور ایک بہت کامیات حربے کے طور پر استعمال ہونے لگی۔

6.1.3 خط نگاری کے عناصر:

خط نگاری کے تین عناصر ہیں

(۱) کاتب

(۲) مکتوب الیہ

(۳) کاتب کا پیام یا موضوع

6.1.4 سیاسی خطوط نگاری:

سیاسی خطوط نگاری کو ہر دور میں کافی فروغ ملا، دینی فرقوں اور سیاسی جماعتوں نے اپنے نقطہ نظر کی توضیح اور ان کی نشر واشاعت کے لئے مختلف خطوط لکھے، خلفاء نے اپنے افسروں کے نام احکامات جاری کئے اور عام پبلک کے نام فرامین صادر کئے، حکام نے اپنے ماتحتوں کو بعض معاملات میں دفتری ہدایات دی ہیں اور مسائل ومعاملات کو خوش اسلوبی سے حل کرنے کے لئے قانونی نکتے اور طریقے بتائے ہیں، اسی طرح سپہ سالاروں نے بھی اپنے جنگی ماتحت افسروں کو معرکوں میں، یا ان کی تیاری کے سلسلہ میں خاص ہدایات دی ہیں اور جنگی گُر بتائے ہیں۔

6.1.5 واعظانہ خطوط نگاری:

سیاسی خطوط کے بعد اموی دور میں کے اخیر میں خطوط ورسائل کی ایک نئی شکل ایجاد ہوئی اور وہ تھی ''وعظ ونصیحت'' پر مشتمل خطوط، اس سلسلہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ (آٹھویں اموی خلیفہ) کے متعلق مشہور ہے کہ وہ واعظوں کو خط لکھا کرتے تھے کہ وہ ان کو اپنے وعظ

اور نصیحتیں لکھ کر بھیجیں۔

6.1.6 ذاتی خطوط نگاری:

اموی زمانہ میں ان سیاسی، دفتری اور واعظانہ خطوط کے علاوہ ایک تیسری قسم ''ذاتی یا شخصی خطوط اور مکتوبات'' کی بھی نکلی، یہ خطوط عام طور سے خیریت دریافت کرنے، خوشی کے موقعوں پر مبارک باد دینے، اور غموں کے موقعہ پر اظہار ہمدردی اور رنج و غم میں شرکت یا کسی حاکم یا والی سے کسی کی سفارش کرنے، یا کسی سے ناراضگی کا اظہار کرنے، یا غلطی پر معذرت کرنے لئے لکھے جاتے تھے۔

ان تینوں قسم کے خطوط عام طور پر زبان بیان کے اعتبار سے بہت معیاری ہوتے تھے اور انہیں سے ادبی پیرایہ میں سیاسی، دفتری اور ذاتی خطوط نگاری کی بنیاد پڑی، کیونکہ ان خطوط کے لکھنے والے اس بات کا خیال رکھتے تھے کہ الفاظ موزوں، شیریں، منتخب اور موقع محل کے اعتبار سے مناسب ہوں، اسلوب نگارش میں کہیں جھول پیدا نہ ہونے پائے، اور معانی و مطالب کے بیان میں کہیں تعقید، غموض یا ابہام نہ آنے پائے، اور انہیں خصوصیات کی وجہ سے یہ اور رقعے (نوٹس) بھی ادب فنی میں شمار ہونے لگے، پھر انہیں کی بنیاد پر آگے چل کر ایک خاص صنف ادب ''الرسائل والتوقیعات'' نکلی جس کا رواج سرکاری دفتروں اور حکومت کے مرکزوں میں رہا، اور بعد میں یہی صنف عبدالحمید الکاتب کی توجہ سے اور فنی مہارت کے سہارے ترقی کر کے مستقل ایک فن کی حیثیت حاصل کر گیا جس کا بانی عبدالحمید تھا اور جسے اس سلسلہ میں اس کی کوششوں کی وجہ سے ''الکاتب'' یعنی ''منشی'' کا لقب دیا گیا، ''الکاتب'' اس زمانہ کی اصطلاح میں کلرک کے معنی میں نہیں استعمال ہوتا تھا بلکہ اس کی حیثیت آج کل کے گورنمنٹ کے سکریٹری کی تھی۔

6.2 اغراض و مقاصد:

اس اکائی کو پڑھنے سے عصر اموی میں فن ترسل وانشاء کے ارتقاء، خطوط نگاری کے اقسام، اس فن کے ارتقاء کے عوامل واسباب اور اس فن کے بانی عبدالحمید الکاتب کے حالات زندگی اور فن رسائل میں آپ کی خدمات، آپ کے اسلوب اور خصوصیات کے تعلق سے معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں

6.3 متن سبق : وَصْفُ الصَّيْدِ لِعَبْدِ الْحَمِيْدِ الْكَاتِبِ:

أَطَالَ اللهُ بَقَاءَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُؤَيَّدًا بِالْعِزِّ ، مَخْصُوْصًا بِالْكَرَامَةِ ، مُمَتَّعاً بِالنِّعْمَةِ ، إِنَّه لَمْ يُلَقَّ أَحَدٌ مِّنَ الْمُقْتَنِصِيْنَ ، وَلا مُنِح مُتَطَرِّفٌ مِّنَ الْمُتَصَدِّيْنَ ، إِلا دُوْنَ مَا لَقَّانَا اللهُ بِه مِنَ الْيُمْنِ وَالْبَرَكَةِ ، وَمَنَحنَا مِنَ الظَّفَرِ وَالسَّعادَةِ فِيْ مَسِيْرِنَا مِنْ كَثْرَةِ الصَّيْدِ ، وَحُسْنِ الْمُقْتَنِصِ ، وَتَمْكِيْنِ الْجَاسَّةِ ، وَقُرْبِ الْغَايَةِ ، وَسُهُوْلَةِ الْمَوْرِدِ وَ عُمُوْمِ الْقُدُوْرَةِ ، إِلا مَا كَانَ مِنْ مُحَاوَلَةِ الطَّلَبِ وَضِدَّةِ النَّصَبِ ، لِنَافِرِ الصَّيْدِ ، وَقَائِدِ الطَّرِيْدَةِ الَّتِيْ أَمْعَنَّا فِيْ الطَّلَبِ لَهَا ، وَأَعْجَزَنَا البُهرُ عَنِ اللَّحَاقِ بِهَا ، لِتَفَاوُتِ سَبْقِهَا وَمُنْقَطِعِ هَرْبِهَا ، وَ مُتَفَرِّقِ سُبُلِهَا ، ثُمَّ آلَ بِنَا ذلِكَ إِلَى حُسْنِ الظَّفَرِ ، وَتَنَاوُلِ الأَرَبِ ، وَ نِهَايَةِ الطَّرَبِ .

وَإِنِّيْ أُخْبِرُ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّا خَرَجْنَا إِلَى الصَّيْدِ بِأَعْدَى الْجَوَارِحِ ، وَأَثْقَفِ الضَّوَارِيْ ؛

وَأَكْرَمِهَا أَجْنَاساً ، وَأَعْظَمِهَا أَجْسَاماً ، وَأَحْسَنِهَا أَلْوَاناً ، وَأَحَدِّهَا أَطْرَافاً ، وَأَطْوَلِهَا أَعْضَاءً ، قَدْ ثُقِّفَتْ بِحُسْنِ الأَدَبِ ، وَعُوِّدَتْ شِدَّةَ الطَّلَبِ ، وَسَبُرَتْ أَعْلامَ الْمَوَاقِفِ ، وَخُبِّرَتْ الْمَجَاثِمَ ، مَجْبُوْلَةً عَلى مَا عُوِّدَتْ ، وَمَقْصُوْرَةً عَلى مَا أُدِّبَتْ ؛ و مَعَنا مِنْ نَفَائِسِ الْخَيْلِ الْمَخْبُوْرَةِ الْفَرَاهَةِ ، مِنَ الشَّهْرِيَّةِ الْمَوْصُوْفَةِ بِالنَّجَابَةِ ، وَالْجَرْيِ وَالصَّلابَةِ ، فَلَمْ نَزَلْ بِأَخْفَضِ سَيْرٍ ، وَأَثْقَفِ طَلَبٍ . وَقَدْ أَمْطَرَتْنَا السَّمَاءُ مَطَراً مُتَدَارِكاً ، فَرَبَتْ مِنْهُ الأَرْضُ ، و زَهَرَ الْبَقْلُ ، وَ سَكَنَ الْقَتَامُ ، مِنْ مُثَارِ السَّنَابِكِ ، و مُتَشَعِّبَاتِ الأَعَاصِيْرِ ، مُهْلَةَ أَنْ سِرْنَا غَلَوَاتٍ ، ثُمَّ بَرَزَتِ الشَّمْسُ طَالِعَةً ، وَانْكَشَفَتْ مِنَ السَّحَابِ مُسْفِرَةً فَتَلألأَتْ الأَشْجَارُ ، وَضَحِكَ النُّوَّارُ ، وَانْجَلَتِ الأَبْصَارُ ، فَلَمْ نَرَ مَنْظَرًا أَحْسَنَ حُسْناً ، وَلا مَرْمُوْقاً أَشْبَهَ شَكْلاً بِمِنْ اِبْتِسَامِ نُوْرِ الشَّمْسِ عَنْ اِخْضِرَارِ زَهْرَةِ الرِّيَاضِ ، وَالْخَيْلُ تَمْرَحُ بِنَا نَشَاطاً ، وَتَجْتَذِبُنَا أَعِنَّتُهَا اِنْبِسَاطاً ، ثُمَّ لَمْ نَلْبَثْ أَنْ عَلَتْنَا ضَبَابَةٌ تَقْصُرُ طَرَفَ النَّاظِرِ ، وَتُخْفِي سُبُلَ السَّلامِ ، تَغْشَانَا تَارَةً وَتَنْكَشِفُ أُخْرى ، وَنَحْنُ بِأَرْضٍ دَمِثَةِ التُّرَابِ أشبَةِ الأَطْرَافِ ، مُغْدَقَةِ الْفِجَاجِ ، مَمْلُوْءَةٍ صَيْدًا ، مِنَ الظِّبَاءِ وَالثَّعَالِبِ وَالأَرَانِبِ ، فَأَدَّانَا الْمَسِيْرُ إِلى غَابَةٍ دُوْنَهَا مَأْلَفُ الصَّيْدِ ، وَمُجْتَمَعُ الْوَحْشِ ، وَنِهَايَةُ الطَّلَبِ ، قَدْ جَاوَزْنَاهَا وَنَحْنُ عَلى سَبِيْلِ الطَّلَبِ مُمَنَّعُوْنَ ، و بِكُلِّ حَرَّةٍ جَوْنَةٌ مُتَفَرِّقُوْنَ ، فَرَجَعَ بِنَا الْعَوْدُ عَلَى الْبَدْءِ ، وَقَدْ اِنْجَلَتْ الضَّبَابَةُ ، وَامْتَدَّ الْبَصَرُ ، وَأَمْكَنَ النَّظْرُ ، فَإِذَا نَحْنُ بِرَعْلَةٍ مِّنْ ظِبَاءٍ ، وَخِلْفَةِ آرَامٍ يَرْتَعْنَ آنِسَاتٍ ، قَدْ أَحَالَتْهُنَّ الضَّبَابَةُ عَنْ شَخْصِنَا ، وَأَذْهَلَهُنّ أَنِيْقُ الرِّيَاضِ عَنْ اسْتِمَاعِ حِسِّنَا ، فَلَمْ نَعُجْ إِلا وَالضَّوَارِي لائِحَةٌ لَهُنَّ مِنْ بُعْدِ الْغَايَةِ ، وَمُنْتَهى نَظْرِ الشَّاخِصِ ثُمَّ مَدَّتِ الْجَوَارِحُ أَجْنِحَتَهَا ، وَاجْتَذَبَتِ الضَّوَارِي مَقَاوِدَهَا ، فَأَمَرْتْ بِإِرْسَالِهَا عَلَى الثِّقَةِ بِمَحْضَرِهَا ، وَسُرْعَةِ الْجَوَارِحِ فِيْ طَلَبِهَا ، فَمَرَّتْ تَخُفُّ حَفِيْفَ الرِّيْحِ هُبُوْبَهَا ، تَسِفُّ الأَرْضُ سَفًّا ، كَاشِفَةً عَنْ آثَارِهَا ، طَالِبَةً لِخِيَارِهَا ، حَارِشَةً بِأَظْفَارِهَا ، قَدْ مَزَّقَتْهَا تَمْزِيْقَ الرِّيْحِ الْجَرْدَاء ؛ فَمِنْ صَائِحٍ بِهَا وَنَاعِرٍ ، وَهَاتِفٍ بِهَا وَنَاعِقٍ ، يَدْعُوْ الْكَلْبَ بِاسْمِهِ ، وَيُفَدِّيْهِ بِأَبِيْهِ وَأُمِّهِ ؛ وَرَاكِضٍ تَحُثُّ مفره ، و خَافِقٍ يَطْلُبُهُ الرِّمْحِ ، وَطَامِحٍ يَمْنَعُهُ ، وَسَانِحٍ قَدْ عَارَضَهُ بَارِحٌ ، قَدْ حَيَّرَتْنَا الْكَثْرَةُ وَأَلْهَجَتْنَا الْقُدْرَةُ ، حَتّى

امْتلأَتْ أَيْدِيْنَا مِنْ صُنُوْفِ الصَّيْدِ ، وَاللهُ الْمُنْعِمُ الْوَهَّابُ .

ثُمَّ مِلْنَا يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِهِدَايَةِ دَلِيْلٍ قَدْ أَحْكَمَتْهُ التَّجَارِبُ ، وخبر أَعْلامِ الْمَذَانِبِ ، إِلَى غَدِيْرٍ أَفْيَح ، وَ رَوْضَةٍ خُضْرَةٍ ، مُسْتَأْجِمَةٍ بِتَلاوِيْنِ الشَّجَرِ ، مُلْتَفَّةٍ بِصُنُوْفِ الْخَمْرِ ، مَمْلُوْءَةٍ مِنْ أَنْوَاعِ الطَّيْرِ ، لَمْ يَذْعَرْهُنَّ صَائِدٌ ، وَ لا اِقْتَنَصَهُنَّ قَانِصٌ ، فَخُفِقَ لَهَا بِطَبُوْلٍ ، وَصُفِرَ بِنَفِيْرِ الْحَتْفِ ، فَثَارَ مِنْهَا مَا مَلأَ الأُفُقَ كَثْرَتُهَا ، وَ رَاعَتْ الْجَوَارِحَ خَفَقَاتُ أَجْنِحَتِهَا ؛ ثُمَّ انْبَرَتِ الْبُزَاةُ لَهَا صَائِدَةً ، وَالصُّقُوْرُ كَاسِرَةً ، وَالشَّوَاهِيْنُ ضَارِبَةً ، يَرْفَعْنَ الطَّلَبَ لَهَا ، وَيَخْفِضْنَ الظَّفَرَ بِهَا ، حَتّى سَئِمْنَا مِنَ الذَّبْحِ ، وَامْتَلأْنَا مِنَ النَّضِيْحِ ، كَأَنَّا كَتِيْبَةٌ ظَفِرَت بِبُغْيَتِهَا ، وَسَرِيَّةٌ نُصِرتْ عَلَى عَدُوِّهَا ، وَأَلْحَقَتْ ضَعِيْفَهَا بِقَوِيِّهَا وَغَلَبَتْ مُحْسِنَهَا بِمُسِيْئِهَا ؛ لا نَمْلِكُ أَنْفُسَنَا مَرَحاً ، وَلا نَسْتَفِيْقُ مِنَ الْجَذَلِ بِهَا فَرَحاً ، بَقِيَّةَ يَوْمِنَا ، وَاللهُ الْمُنْعِمُ الْوَهَّابُ

6.4 صاحب متن کا تعارف : عبدالحمید بن یحیی الکاتب:

ابو غالب عبدالحمید بن یحیی شام میں غیر عربی نسل میں پیدا ہوئے ، ولائی نسبت کی بناء پر بنو عامر کی طرف منسوب ہوئے ، ہشام بن عبدالملک کے آزاد کردہ غلام اور پرائیویٹ سیکریٹری سالم سے انشاء پردازی سیکھ کر کمال حاصل کیا، پھر انہوں نے بطور مشق ایک کے بعد دوسرے شہر میں بچوں کو کتابت سکھانا شروع کر دیا تا آنکہ مروان بن محمد کو ان کی صلاحیتوں کا علم ہوا تو اس نے آرمینیہ میں اپنی عہد گورنری کے دوران انہیں اپنا پرائیویٹ سیکریٹری بنالیا، یہ اس کے خطوط ورسائل اور احکام وفرامین لکھتے رہے اور اس کی نگاہ میں بہت مقبول ہوئے اور ان کے درمیان گہری دوستی ہوگئی، مروان کو یہ بشارت ملی کہ شامیوں نے اس کی خلافت کی بیعت کرلی ہے تو اس نے اللہ کے سامنے سجدہ شکر ادا کیا، عبدالحمید کے سوا تمام حاضرین نے بھی سجدہ کیا، مروان عبدالحمید سے پوچھا کہ تم نے کیوں سجدہ نہیں کیا؟ جواب میں عبدالحمید نے کہا کہ میں کیوں سجدہ کروں؟ کیا اس بات پر کہ اب تک تو آپ ہمارے ساتھ تھے اب ہم میں سے اڑ جائیں گے؟ تو وہ کہنے لگا اب آپ بھی ہمارے ساتھ اڑیں گے، تو عبدالحمید کہنے لگے اب سجدہ کرنے میں مزہ آئے گا، پھر انہوں نے سجدہ کیا، مروان نے انہیں اپنی حکومت کا سیکریٹری مقرر کر دیا، جب ابو مسلم الخراسانی کے قریب آپہنچنے اور مسلسل شکست نے مروان کو خوف زدہ کر دیا تو اس نے عبدالحمید سے کہا مجھے ضرورت ہے کہ تم میرے دشمن کے ساتھ مل جاؤ، بظاہر میرے ساتھ بغاوت کردو، کیونکہ علم وادب سے انہیں دل چسپی اور تمہاری انشاء پردازی کی انہیں ضرورت ہے، یہ ایسی چیزیں ہیں جو تمہارے متعلق ان کے دلوں میں حسن ظن پیدا کر دیں گی، اگر تم میری زندگی میں مجھے کوئی فائدہ پہنچادو تو بہتر ہے ورنہ میرے مرنے کے بعد میری عزت وحرمت کو بچاسکو گے، تو عبدالحمید نے اسے جواب دیا کہ آپ نے مجھے جس طرف اشارہ دیا ہے وہ ہر دو صورت میں آپ کے لئے تو مفید ہے مگر میرے لئے دونوں صورتوں میں نقصان دہ ہے، میرے نزدیک صبر کرنا ہی سب سے زیادہ مناسب ہے یہاں تک کہ اللہ تعالی آپ کی اس مصیبت کو ختم کردے یا پھر مجھے بھی آپ کے ساتھ قتل کر دیا جائے، پھر اس نے یہ شعر پڑھا:

اسر وفاء ثم أظهر غـدرة فمن لی بعذر یوسع الناس ظاهره؟

کیا میں باطن میں وفادار رہوں اور بظاہر آپ سے دھوکہ کروں　　　تو لوگوں کی نگاہ میں میرے اس ظاہری عمل کا عذر کون پیش کرے گا؟

وہ اس کے ساتھ قیام پذیر رہے حتی کہ مروان کو مصر میں قتل کر دیا گیا تو اس نے بحرین میں اپنے دوست ابن المقفع کے پاس جا کر پناہ لے لی، پولیس کے آدمی اس کی گرفتاری کے سمن لے کر وہاں اس کے گھر پہنچ گئے، وہ گھر میں ہی تھا چھاپہ مارنے والوں نے پوچھا تم دونوں میں سے عبدالحمید کون ہے؟ ان میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کو بچانے کے لئے کہنے لگا کہ میں ہوں، تو وہ ابن المقفع کو قتل کر ہی دینے والے تھے کہ عبد الحمید نے چلاتے ہوئے کہا، ذرا ٹھہرو! ہم میں سے ہر ایک کی کچھ علامات ہیں، تم ایسے کرو اپنے کچھ ساتھیوں کو ہماری نگرانی پر مامور کر دو اور باقی ساتھی ان افسروں کے پاس جا کر ہماری علامات بتا دیں، پھر جس کے متعلق وہ اشارہ کریں اسے قتل کر دینا، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور عبدالحمید کو گرفتار کر کے ۱۳۲ھ میں قتل کر دیا۔

6.4.1 انشاء پردازی میں اس کی تاثیر:

عبدالحمید سے قبل انشاء پردازی سادہ انداز سے لکھی ہوئی عبارت ہوتی تھی جس کا نہ تو کوئی قاعدہ کلیہ تھا نہ اسے فنی درجہ حاصل تھا اور نہ ہی یہ معزز صنعتوں میں شمار ہوتا تھا لیکن جب عبدالحمید نے اسے سنبھالا تو جدید طرز انشاء کے لئے حالات سازگار اور طبیعتیں بالکل تیار تھیں، مملکت کی وسعت، تہذیب وتمدن کے ثمر آور ہونے، نثر وخطابت کے کمال، عربی کی فارسی سے قربت، سالم مولی ہشام سے عبدالحمید کی شاگردی اور ابن المقفع سے گہرے تعلقات عبدالحمید کے اسلوب تحریر میں جدید طرز اپنانے میں بنیادی اسباب ہیں، اس نے مخاطب کے حسب حال خطاب میں تنوع پیدا کیا، تقاضائے حالات کے مطابق طول واختصار کو مدنظر رکھا، موضوع کی مطابقت سے ابتدا واختتام میں نیرنگی پیدا کی، خطوط کے شروع میں حمد وثناء کو طول دیا، بعد میں آنے والے انشاء پردازوں نے فن تحریر میں اس کی متابعت کی تو فن انشاء پردازی ایک ایسی صنعت بن گیا جس کے اصول وقوانین تحریر ہوئے، اس کے قواعد کو الگ الگ فصلوں میں لکھا گیا۔

6.4.2 عبدالحمید کا اسلوب نگارش:

عبدالحمید کا اسلوب نگارش نہایت شیریں، خوشنما ودلکش جو احساسات کو اپنی طرف کھینچ کر عقلوں پر جادو کا سا اثر کرتا ہے، لوگ اس کے اسلوب نگارش کو خوب پہچانتے تھے حتی کہ ابو مسلم خراسانی نے اس کے اس خط کو پڑھنے سے بھی انکار کر دیا تھا جو اس نے مروان کی طرف سے لکھا تھا کہیں وہ اس کی تحریر سے متاثر ہو کر مروان کا حمایتی نہ بن جائے اور اپنے متعلق خطرہ محسوس کرتے ہوئے بغیر پڑھے ہی اسے جلا دیا تھا، پھر اپنے پاس سے کاغذ کے پرزے پر مروان کو یہ جواب لکھ بھیجا:

محا السيف اسطار البلاغ و انتحى　　　عليک ليوث الغاب من کل جانب

تلواریں بلاغت وفصاحت کو مٹا دیں گی　　　اور ہر طرف سے تجھ پر جنگل کے شیر جھپٹیں گے

6.5 متن کا ترجمہ :

شکار کا بیان —از عبدالحمید الکاتب

اللہ عزت و شرافت اور نعمتوں سے سرفراز فرماتے ہوئے امیر المؤمنین کی حیات دراز فرمائے، کسی شکاری اور ماہر صیاد کو وہ خیر وبرکت حاصل نہیں ہوئی جو اللہ نے ہمیں عطا فرمائی، اور اس نے ہم کو اپنے سفر میں (ہر سطح پر) سعادت وکامیابی سے ہمکنار کیا، چاہے شکار کی کثرت ہو یا عمدہ شکارگاہ (کا انتخاب)، پھندے کی مضبوطی ہو یا مقصد کا قرب اور منزل کی آسانی اور عمومی طاقت ہو، البتہ شکار ہانکنے والے

اور شکار کا پیچھا کرنے والے کو کافی محنت ومشقت اٹھانی پڑی ، سانس کے اکھڑنے اور شکار کی دوڑ کے فرق اور اس کے بھاگنے اور اس کے مختلف راستوں کو اپنانے کی وجہ سے ہم شکار پکڑنے سے بے بس ہو گئے' بالآخر ہم کو بہتر کامیابی ، مقصد براری اور بے انتہا خوشی حاصل ہوئی۔

میں امیر المؤمنین کو اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ ہم شکار کے لئے ایسے شکاری جانور اور کتوں کے ساتھ نکلے جو انتہائی تیز رفتار اور حد درجہ سدھائے ہوئے تھے ، جو نسلا انتہائی عمدہ اور جسامت میں بڑے ڈیل ڈول والے اور رنگت میں بے حد خوبصورت' انتہائی تیز نگاہ اور لمبے اعضاء والے تھے ، جنہیں عمدہ طور طریقے سکھائے گئے تھے' وہ تجسّس تجسّو کے عادی اور ٹھرنے کے نشانوں کے ماہر اور جانوروں کے ٹھکانوں سے باخبر تھے' فطرتاً اپنی عادت کے خوگر اور اطوار کے پابند تھے ، اور ہمارے ساتھ ترکی النسل ایسے عمدہ ، تجربہ کار اور تیز رفتار گھوڑے تھے جو زیر کی ، سبک رفتاری اور قوت وصلابت میں ممتاز تھے' اور ہم بغیر توقف دھیرے دھیرے چلتے رہے اور (شکار کی) گہری جستجو میں رہے ، اسی دوران آسمان نے ہم پر موسلا دھار بارش برسائی جس سے زمین لہلہا اٹھی' اور گھاس سر سبز وشاداب ہوگئی اور کھروں کے اڑائے ہوئے بگولوں کا سیاہ غبار اتنی دیر تک چھٹ گیا کہ ہمیں چند فرلانگ تک چلنے کا موقع مل گیا ، پھر آفتاب طلوع ہوا اور بادل سے باہر نکل آیا ، جس سے درخت چمک اٹھے ، کلیاں تبسم ریز اور آنکھیں روشن ہوگئیں ، ہم نے باغیچوں کے پھولوں کی سر سبزی وشادابی پر پڑنے والی سورج کی کرنوں کی مسکراہٹ سے بڑھ کر کوئی حسین منظر اور دل فریب نظارہ نہیں دیکھا ، فرح ونشاط سے گھوڑے ہمارے ساتھ اترا رہے تھے اور فرط مسرت میں ان کی لگامیں ہمیں اپنی طرف مائل کر رہی تھیں ، پھر زیادہ وقت نہیں گزرا کہ ہم پر کہر چھا گیا جس نے دیکھنے والے کی نظر کو کوتاہ کر دیا اور پُر امن راستوں کو چھپا دیا ، وہ کبھی ہمیں ڈھانک لیتا اور کبھی چھٹ جاتا ، جبکہ ہم ایسی زمین پر تھے جس کی مٹی نرم اور اس کے اطراف گھنے درخت اور کشادہ راستے تھے ، اور وہ خرگوشوں' لومڑیوں اور ہرنیوں کے شکار سے بھری پڑی تھی' راستہ نے ہمیں ایک ایسے جنگل تک پہنچا دیا جس کے آگے شکار کا ڈیرا' نیل گایوں کا بسیرا اور جستجو کی حد تھی' ہم نے اسے عبور کیا جبکہ جستجو کی راہ میں ہمیں کچھ ہاتھ نہیں لگا اور ہم ہر سیاہ پتھریلی زمین پر منتشر تھے ۔ پھر ہم آغاز پر واپس آ گئے اور کہر چھٹ گیا اور نگاہ دراز ہوئی اور دیکھنا ممکن ہوا تو یکا یک ہم ہرنیوں کے ایک جھنڈ اور سفید ہرنیوں کے باقی ماندہ ریوڑ کے پاس تھے جو مانوس ہو کر چر رہی تھیں اور کہر نے انھیں ہمیں دیکھنے سے روک دیا تھا اور چمن کی خوبصورتی نے ہماری آہٹ سننے سے انھیں غافل کر رکھا تھا' بس ہم مڑے ہی تھے کہ شکاری کتے انھیں بہت دور سے' دیکھنے والے کی حد نگاہ سے دکھائی دینے لگے ، پھر شکاری جانوروں نے اپنے بازو پھیلائے اور شکاری کتوں نے رسیوں کو کھینچا ، میں نے شکار کے موجود ہونے اور ان شکاری کتوں کی ان کی جستجو میں تیزی پر بھروسہ کرتے ہوئے انھیں چھوڑنے کا حکم دیا اور وہ ہوا کی سرسراہٹ کی طرح گزر گئے ، زمین سے انتہائی قریب ہوتے ہوئے شکار کے ٹھکانوں کا پتہ لگا کر وہ ان میں سے بہتر شکار کو اپنے ناخنوں سے مخدوش کرنے لگے اور تیز رو ہوا کے مانند انھیں چیر دیا' (اس وقت) کچھ لوگ چیخ رہے تھے تو کچھ شور مچا رہے تھے ، کچھ انہیں آواز دے رہے تھے تو کچھ انہیں پکار رہے تھے' وہ کتے کو اس کے نام سے پکارتے اور اس پر اپنے ماں باپ فدا کرتے ، بہت سے ایڑ لگانے والے اپنے گھوڑے کو للکار رہے تھے اور بہت سے ایسے حواس باختہ تھے جو اپنے نیزے ڈھونڈ رہے تھے اور بہت سے تھے جو سرکش کو روک رہے تھے اور بہت سے وہ تھے جو نیک وبد سگونی کا سامنا کر رہے تھے' شکار کی بہتات نے ہمیں حیرت زدہ کر دیا تھا اور قدرت نے ان پر ہمیں شیفتہ بنا دیا تھا ، یہاں تک کہ ہمارے ہاتھ گونا گوں شکار سے بھر گئے' اللہ ہی منعم وہاب ہے۔

پھر اے امیر المؤمنین ہم ایک رہبر کی رہنمائی میں — جو انتہائی تجربہ کار اور نالوں کے نشانوں کا ماہر تھا— ایک کشادہ تالاب اور سرسبز وشاداب چمن کی طرف نکلے جو قسم قسم کے درختوں سے بھرا ہوا اور انواع واقسام کے درختوں سے گھرا ہوا تھا ، اور جس میں طرح طرح

کے پرندے بھرے پڑے تھے، جنھیں نہ کسی شکاری نے ڈرایا تھا اور نہ ہی کسی شکاری نے ان کا شکار کیا تھا، ان کے شکار کے لئے طبل بجائے گئے اور موت کے حملے کی سیٹیبجائی گئی تو وہ ایسے پھیل گئے کہ ان کی کثرت سے افق بھر گیا اور ان کے پروں کی پھڑ پھڑاہٹ نے شکاری جانوروں کو ڈرادیا، پھر انہیں شکار کرنے کے لئے باز اور حملہ آور شکرے اور شاہین سامنے آگئے اور ان کی طلب میں بلند ہوئے اور کامیاب ہو کر نیچے آنے لگے، یہاں تک کہ ہم ذبح کرتے کرتے تھک گئے اور پسینہ میں شرابور ہو گئے، گویا ہم ایک ایسے لشکر تھے جو اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا اور ایک ایسا دستہ تھے جس کی اس کے دشمن کے خلاف مدد کی گئی اور جس نے اپنے طاقتور کو کمزور سے ملادیا اور اپنے اچھے کو برے پر غالب کردیا، فرط مسرت میں ہمیں اپنے اوپر قابو نہیں رہا اور دن بھر مارے خوشی کے کسی چیز کا ہوش نہیں رہا، اللہ ہی منعم وہاب ہے۔

6.6 لغوی تحقیق:

الصيد ج صيود	شکار
أطال ، يطيل إطالة (باب إفعال)	دراز کرنا
مؤيّد	مضبوط کیا ہوا، تائید بخشا ہوا
أيد يؤيد تائيدا (باب تفعيل)	مضبوط کرنا، تأیید بخشنا
متّع ، يمتع ، تمتيعا (باب تفعيل)	فائدہ پہنچانا
لقّى، يلقّي، تلقية (باب تفعيل)	عطا کرنا، دینا
المقتنص ج المقتنصون	شکار کرنے والا
متطرف ج المتطرفون	انتہا پسند، غیر معتدل
المتصيّد ج المتصيدون	شکار کرنے والا
اليمن	برکت
تمكين : مكّن له في الشيء (باب تفعيل)	کسی چیز پر قادر بنانا، طاقت واقتدار دینا
الغاية ج غايات	مقصد، حد
النصَب	تھکن، تھکان
النافر ج نفُر	بدک کر بھاگنے والا جانور، شکار کو بھڑکانے اور اس کو ہانکنے والا
طريدة ج طرائد	وہ شکار جس کا تعاقب کیا جائے
أمعن في الأمر ، إمعانا (باب إفعال)	کسی بات کی گہرائی میں جانا
أمعن في النظر	گہری نظر سے دیکھا
البُهر	سخت تکان کے نتیجہ میں سانس منقطع ہو جانا
الأرب	مقصد
الطرَب	مستی، بے خودی، خوشی سے جھوم اٹھنے کی کیفیت

أعدى	تیز دوڑنے والا
جارحة ج الجوارح	شکاری درندہ یا پرندہ یا کتا
ضارية ج الضواري ، الكلاب الضواري	درندے، شکار کے لئے تربیت یافتہ کتے
طَرْف ج أطراف	آنکھ، کنارہ، نوک
عوّد (تفعيل) تعويدا	عادی بنانا
سبر (باب نصر) سبرا	آزمانا، جانچنا
علم ج أعلام	نشان، راستہ کا نشان
المخبورة	آزمودہ، تجربہ یافتہ
خبر (باب نصر) خبرا	آزمانا، تجربہ سے جاننا
الفراهة	چستی و چالاکی، مہارت
فره (باب كرم) فراهة و فروهة	ماہر ہونا، سبک ہونا
الشهرية	ترکی گھوڑے
النجابة	ہوشیاری
أمطر، إمطارا (باب إفعال)	بارش برسانا
الجري	دوڑنا
ألهج، يلهج ، إلهاجا (باب إفعال)	فریفتہ کرنا
المجثم ج المجاثم	بیٹھنے کی جگہ
جثم (باب نصر و ضرب) جثما	سینہ کو زمین سے لگانا
متدارک	مسلسل
ربا، يربو، ربوا (باب نصر)	زیادہ ہونا، بڑھنا
زهر (باب فتح) زهرا	روشن ہونا
القتام	کالا غبار
سنبک ج سنابک	کھر کا کنارہ
إعصار ج أعاصير	بگولہ
غلوة ج غلوات	تیر جو انتہا تک پھینکا جائے، تیر کے پہنچنے کی حد
النُوّار :نُوّارة ج نواوير	پھول
مرح (باب سمع) يمرح، مرحا	بہت زیادہ خوش ہونا، اترانا
اجتذب ، يجتذب ، اجتذابا (باب افتعال)	کھینچنا، مائل کرنا
ضبابة	کہر، بادل

دمثة	نرم ریتیلی جگہ
مغدقة	کشادہ
حَرّة	سیاہ پتھروں والی زمین
جَونة	سیاہ
انجلی، ینجلی، انجلاء (باب انفعال)	ظاہر ہونا
أمکن الأمر فلانا و لفلان، إمکانا (باب إفعال)	آسان ہونا، ممکن ہونا
رعلة ج رعال، أرعال، أراعیل	تھوڑے گھوڑوں کا یا گایوں کا گلہ
خلفة	باقی ماندہ چیز
ریم ج آرام	سفید ہرن
منّع، یمنع، تمنیعا (باب تفعیل)	محروم کرنا، روکنا
رتع یرتع، رتعا (باب فتح)	فراخی کے ساتھ کھانا پینا
أذهل، یذهل، إذهالا (باب إفعال)	غافل کر دینا
أنیق	خوبصورت
حسّ	آہٹ
عاج، یعوج، عوجا (باب نصر)	مڑنا، تیڑھا ہونا
شاخص	نگاہ اٹھا کر دیکھنے والا
مِقود ج مقاود	لگام، جانور کو کھینچنے کی رسی
حَفَّ (باب نصر)، حفا	سرسراہٹ ہونا
حفیف	سرسراہٹ، درختوں کے پتوں کی آواز
سَفّ الأرض، یَسِفُّ، سَفًّا (باب ضرب)	زمین سے قریب ہو کر اڑنا یا گذرنا
حارشة : حرش (باب ضرب) حرشا	خراش لگانا
ناعر	چیخنے والا
صائح	شور مچانے والا
ناعق : نعق الراعي بغنمه، نعقا (باب ضرب و سمع)	چرواہے کا بکریوں کو آواز دینا اور ڈانٹنا
فدّی فلانا بنفسه، تفدیة (باب تفعیل)	اپنے متعلق کہنا کہ میں تمہارے اوپر فدا کیا جاؤں
طامح	سرکش
سانح ج سوانح	دائیں جانب سے آنے والا
بارح	بائیں جانب سے آنے والا، عرب سانح سے نیک سگون اور بارح سے بدسگون لیا کرتے تھے
رکض (باب نصر)، رکضا	ایڑ لگانا

خافق	غائب
الهج (فلانا بالشیء)، إلهاجا	فریفتہ کرنا
مال (باب ضرب)، میلاو میلانا	جھکنا، مائل ہونا
دلیل ج أدِلّاء	رہبر
أحکم (باب افعال)، إحکاما	مضبوط کرنا
مِذنَب ج مذانِب	ندی، نالی، پانی کا راستہ
غدیر ج غدران	کنٹھ، تالاب
أفیح	کشادہ
مستأجمة	گھنے، ایک دوسرے سے ملے ہوئے
تَلوین ج تلاوین، تلاوین الشجر	قسم قسم کے درخت
التف الثعبان، یلتف، التفافا (باب افتعال)	سانپ کا بل کھانا، لپٹنا
الخَمَر	درخت، گھنی جھاڑیاں
ذعر (باب فتح) ذعرا	ڈرانا، دہشت دلانا، خوف زدہ کرنا
صفر (باب ضرب) صفیرا	ہونٹوں سے سیٹی بجانا، ہونٹوں سے آواز نکالنا
نفیر	بگل بجانے کا سنکھ، بگل
حتف ج حتوف	موت
ثار، یثور، ثورا و ثورانا (باب نصر)	پھیلنا
خفقة ج خفقات	پھڑ پھڑاہٹ
انبری ینبری انبراء (باب انفعال)	سامنے آنا، مقابلہ پر آنا
باز ج بُزاة	باز، شکرا
صقر ج صقور	شکرا
کاسرة :کسر الطائر جناحیه یکسر کسرا (باب ضرب)	پرندہ کا اترنے کے لئے پروں کو سمیٹنا
نضیح ج نُضُح	پسینہ
کتیبة ج کتائب	لشکر کا حصہ
بغیة	مطلوب، مقصد
سریّة ج سرایا	فوج کی ایک ٹکڑی
استفاق یستفیق استفاقا (باب استفعال)	ہوش میں آنا، بیدار رہنا
الجذل	خوشی

أفق ج آفاق	کنارہ
سئم یسأم سآمۃ (باب سمع)	اکتا جانا' بیزار ہونا
ظفر یظفر ظفرا (باب سمع)	پانا' کامیاب ہونا

6.7 ادبی صنف کا تعارف :

متن کا تعلق نثری ادب کے اصناف میں فن رسائل سے ہے۔

6.8 متن سبق کا موضوع :

شکار کے واقعات کی تصویر کشی۔

6.9 متن سبق کی توضیح وتشریح :

یہ طویل خط تین بڑے پیرا گراف پر مشتمل ہے، ہر پیرا گراف بعد والے پیرا گراف کی تمہید اور مقدمہ ہے، تمام پیرا گراف آپس میں مرتب اور باہم مربوط ہیں، عبد الحمید الکاتب سے پہلے یہ منطقی تقسیم وترتیب اور یہ طوالت عربی نثر میں نہیں پائی جاتی تھی، غالب گمان یہی ہے کہ فارسی اور یونانی ثقافت سے متاثر ہو کر آپ نے یہ طریقہ اپنایا، عبد الحمید الکاتب سے پہلے خطوط مختصر لکھے جاتے تھے اور ان میں پیرا گراف وغیرہ کا بہت زیادہ اہتمام نہیں ہوتا تھا، یہ خط مندرجہ ذیل اشیاء پر مشتمل ہے ۔

تمہید میں سفر کی کامیابی اور شکار کی کثرت اور اس سلسلہ میں پیش آنے والی صعوبتوں اور مشکلات کا اجمالی تذکرہ ہے

دوسرے پیرا گراف میں شکار کی تفصیلات، شکاری جانوروں کی خوبیوں کا نمایاں طور پر تذکرہ کیا گیا ہے جس میں ان کے حسب ونسب، جسمانی ساخت، برق رفتاری، تیز نگاہی اور شکار پر جھپٹنے کے منظر کا ایسا نقشہ کھینچا گیا ہے کہ قاری کی آنکھوں میں شکار کا سارا منظر گھوم جاتا ہے۔

تیسرے پیرا گراف میں ایسی شکار گاہ کا تذکرہ ہے جو گھنی جھاڑیوں اور مختلف قسم کے درختوں سے گھری ہوئی تھی، آج تک وہاں نہ کسی کا گذر ہوا تھا اور نہ ہی وہاں بسیرا کئے ہوئے پرندوں کو شکار کئے جانے کا ڈر تھا، اس مقام پر شکاری پرندوں باز، شاہین وغیرہ کو کام میں لایا گیا، ان پرندوں کی تصویر کشی اور شکار کے احوال کو اپنے جزئیات کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

6.10 متن کی خصوصیات :

یہ خط فن بلاغت کی بہت سی خوبیوں پر مشتمل ہے، طویل ہونے کے باوجود نہ کہیں تعقید لفظی ہے اور نہ تعقید معنوی، محسنات لفظیہ ومعنویہ کا حسین مرقع ہے. صاحب رسالہ نے جا بجا تشبیہات واستعارات کا خوبصورتی کے ساتھ استعمال کیا ہے، طوالت کے باوجود اس خط کی ساری کڑیاں آپس میں جڑی ہوئیں اور آپس میں ایک دوسرے سے بے انتہا مربوط ہیں. منظر کی ایسی تصویر کشی کی گئی ہے کہ قاری اپنے آپ کو صاحب خط کے ساتھ شکار کے ماحول میں محسوس کرتا ہے. زبان وبیان کی دلکشی، موزوں ومناسب الفاظ کا استعمال اور خیالات کو فصیح وبلیغ جملوں کا جامہ متن کی خوبصورتی کو دوگنا کر دیتا ہے۔

6.11 اسلوبی خصوصیات :

عبد الحمید الکاتب کا اپنا ایک منفرد اسلوب ہے جس سے وہ اپنے ہم عصروں میں نمایاں نظر آتے ہیں، جمال اس کی اہم خوبی اور نمایاں خصوصیت ہے، اس جمال کا منبع اور سرچشمہ اس میں پائے جانے والے دل چسپ خیالات، باریک منظر کشی، معنوی چیز کو محسوس کا لباس پہنانا

اور محسوس کو معنوی شکل میں ظاہر کرنا ہے ۔

وہ ایسے الفاظ کا انتخاب کرتے ہیں جو قریب المعنی اور قوی الترکیب ہوں، ان کا مقولہ ہے : بہتر کلام وہ ہے جس کے الفاظ طاقتور اور معنی میں جدت ہو، آپ کے کلام میں مترادفات اور قافیہ کا استعمال کثرت سے ملتا ہے، آپ حضرت علیؓ کے اسلوب سے کافی متاثر تھے، ایک دفعہ آپ سے سوال کیا گیا کہ آپ کو بلاغت میں اتنی مہارت کیسے حاصل ہوئی ؟ آپ نے جواب دیا : ہمیشہ سر مونڈھنے کے عادی شخص کا کلام حفظ کرنے سے، آپ کی مراد حضرت علیؓ تھے، آپ نے مسجع مقفی نثر نگاری میں مبالغہ سے کام لیا اور مترادفات کا بھر پور استعمال کیا، اس کا آپ کو کافی اہتمام ہوا کرتا تھا، جس کی وجہ سے یہ آپ کی تحریر کی خاص شناخت بن گئی، مترادفات اور قافیہ کو ترجیح دینے کے دو اسباب ہیں، ایک فارسی اور عجمی اثرات سے آپ کا متاثر ہونا، اکثر و بیشتر عجمی عبارتوں میں طوالت، تفصیل اور استقصاء پایا جاتا ہے، دوسرا سبب آپ کی طبیعت کا موسیقی کی طرف میلان، جس کی وجہ سے آپ ترجیحا ایسے الفاظ اور جملے استعمال کرتے تھے جو نغمگی سے ہم آہنگ ہوں، اور یکے بعد دیگرے ایسے جملے لاتے جو آپس میں قافیہ کے اعتبار سے یکساں ہوں ، جیسے (و أكرمها أجناسا ، و أعظمها أجساما ، و أحسنها ألوانا ، و أحدها أطرافا ، و أطولها أعضاء)

زمانہء قدیم سے شکار کے لوگ شائق اور دلدادہ رہے ہیں اور ہر ماہر شکاری اپنے دوستوں اور ملنے جلنے والوں سے اپنے شکار کا حال بیان کرتا ہے، عبد الحمید الکاتب نے بھی اپنے شکار کا حال بیان کیا، اس میں جو حالات یا واقعات ذکر کئے گئے ہیں وہ کوئی انوکھے یا نئے نہیں ہیں، لیکن عبد الحمید الکاتب نے ان معانی کو منتخب الفاظ کا جامہ پہنا کر ایک ایسے نئے اسلوب میں پیش کیا ہے جس میں جمال و ظرافت کے ساتھ شائقان ادب کی تسلی کا بھر پور سامان بھی موجود ہے۔

عبد الحمید الکاتب نے اپنے رسالۃ وصف الصید کو کئی مناسب اجزاء پر تقسیم کیا ہے، ہر کڑی دوسری کڑی سے جڑی ہوئی اور آپس میں ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہے، افکار کی ترتیب اور ان کے تسلسل میں کہیں کوئی جھول نظر نہیں آتا، شروع سے آخر تک عبارت میں نہ کوئی اضطراب ہے اور نہ بے جا تفصیل، ہر لفظ اپنی جگہ سلیقہ سے جڑا ہوا اور منظر کشی میں اس کا وجود ضروری معلوم ہوتا ہے۔

بلاغت تین علوم پر مشتمل ہے (۱) علم البیان (۲) علم المعانی (۳) علم البدیع

علم البدیع کی دو قسمیں ہیں (۱) محسنات لفظیہ (۲) محسنات معنویہ

عبد الحمید الکاتب کا یہ خط علوم بلاغت کے جواہر پاروں اور آدبی محاسن کا شاہکار ہے، ان کے کلام میں بیک وقت صنعت معنویہ اور صنعت لفظیہ اور فصاحت و بلاغت کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے، ان کے اس وقیع مضمون پر سرسری نظر ڈالنے سے اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ انہیں مختلف انداز سے مافی الضمیر کے اظہار پر کیسی زبردست قدرت حاصل تھی، ذیل میں ہم نمونے کے طور پر چند مثالیں پیش کرتے ہیں

بغیر تکلف کے سجع کا استعمال:

کاتب نے بہت ہی خوبی کے ساتھ اس خط میں سجع (جس کا تعلق علم البدیع میں محسنات لفظیہ سے ہے) کا استعمال کیا ہے، جو پڑھنے والے میں ذوق و تشویق اور انبساط کی کیفیت پیدا کرتا ہے، جہاں بھی سجع کا استعمال ہوا ہے وہ بے تکلف ہے، جیسے (لتفاوت سبقها ، و منقطع هربها ، و متفرق سبلها، و تناول الأرب ، و نهاية الطرب، و معنا من نفائس الخيل المخبور الفراهة ، من الشهرية الموصوفة بالنجابة ، و الجري و الصلابة)

سجع کی تعریف: دو فاصلوں کا آخری حرف میں موافق ہونا ہے، سب سے عمدہ سجع وہ ہے جس کے فقروں میں مساوات ہو۔

جناس:

کاتب نے اس خط کو جناس غیر تام (از قسم محسنات لفظیہ در علم بدیع) سے بھی مزین کیا ہے جیسے :سبرت أعلام المواقف ، وخبرت المجاشم ،اس مثال میں سبرت اور خبرت دو کلمے استعمال کئے گئے ہیں جن میں نوعیت حروف کو چھوڑ کر بقیہ دیگر امور (ہیئت،تعداد، ترتیب) میں یکسانیت پائی جاتی ہے

جناس غیر تام کی دوسری مثال :لا نملک أنفسنا مرحا ، و لا نستفیق من الجذل بھا فرحا ان فقروں میں مرحا اور فرحا میں صرف میم اور فاء کا فرق پایا جاتا ہے

جناس غیر تام کی تیسری مثال:و تناول الارب و نھایة الطرب اس میں الأرب اور الطرب میں صرف نوعیت کا فرق ہے اور وہ الف اور طاء ہے

جناس کی تعریف : دو لفظ بولنے میں ایک جیسے ہوں اور معنی میں مختلف ہوں

جناس کی دو قسمیں ہیں

(۱) جناس تام (۲) جناس غیر تام

جناس تام کی تعریف: جناس تام وہ ہے جس میں دو لفظ چار امور میں یکساں ہوں :

(۱) نوعیت حروف (الف، با، تا، ثا، جیم وغیرہ)

(۲) شکل یعنی ہیئت حروف (حرکت وسکون وغیرہ)

(۳) تعداد حروف

(۴) ترتیب حروف

جناس غیر تام کی تعریف: جناس غیر تام وہ ہے جس میں دو لفظ مذکورہ چار امور میں سے کسی ایک میں مختلف ہوں

اس خط میں طباق (جو علم البدیع کی محسنات معنویہ سے تعلق رکھتا ہے) کی مثالیں بھی پائی جاتی ہیں جیسے و أعجزنا البھر عن اللحاق بھا لتفاوت سبقھا،ألحقت ضعیفھا بقویّھا ، و غلبت محسنھا بمسیئھا ، یرفعن الطلب لھا و یخفضن الظفر بھا

پہلی مثال میں اللحاق کے مقابلہ میں سبق کا لفظ لایا گیا

دوسری مثال میں ضعیف کی ضد قوی کا ذکر کیا گیا

تیسری مثال میں محسن کے مقابل مسیء لایا گیا

چوتھی مثال میں یرفعن کی نقیض یخفضن استعمال ہوئی ہے

لہذا ان چاروں مثالوں میں طباق ایجاب پایا جاتا ہے

طباق کی تعریف: کلام میں کسی شی اور اس کی ضد کو جمع کرنے کا نام طباق ہے

طباق کی دو قسمیں ہیں

(۱) طباق ایجاب (۲) طباق سلب

طباق ایجاب کی تعریف : طباق ایجاب وہ طباق ہے جس میں ضدین ایجاب وسلب میں مختلف نہ ہوں

طباق سلب کی تعریف : طباق سلب وہ ہے جس میں ضدین ایجاب وسلب میں مختلف ہوں

اس خط میں تشبیہات کی مثالیں بھی موجود ہیں جیسے کأنا کتیبة ظفرت ببغیتها و سریة نصرت علی عدوّها اس جملہ میں تشبیہ مفصل اور تشبیہ مرسل ہے

تشبیہ کی دوسری مثال فمرّت تحف حفیف الریح عند هبوبها اس جملہ میں کاتب نے شکاری جانوروں کی دوڑ کو برق رفتاری میں تیز و تند چلنے والی ہوا سے تشبیہ دی لہذا یہ تشبیہ مؤکد و مجمل ہے کیونکہ اس میں حرف تشبیہ اور وجہ شبہ کو حذف کر دیا گیا

اسی طرح یہ مثال بھی ہے :قد مزقتها تمزیق الریح الجرداء

تشبیہ مرسل کی تعریف: تشبیہ مرسل وہ تشبیہ ہے جس میں حرف تشبیہ مذکور ہو۔

6.12 خلاصہ:

عبدالحمید الکاتب جن کے بارے میں مشہور ہے کہ انشاء پردازی کا آغاز عبدالحمید سے ہوا اور انتہاء ابن العمید پر ہوئی، آپ نے بعد میں آنے والے انشاء پردازوں کے لئے ایک نیا منہج قائم کیا اور فن رسائل کی داغ بیل ڈالی اور ادیبوں نے آپ کی تقلید کی، اس طرح فن رسائل کو خوب فروغ حاصل ہوا، وصف الصید کا مطالعہ کرنے سے یہ بات عیاں ہوجاتی ہے کہ اس ادیب کو کسی بھی منظر کو دل نشیں پیرایہ میں بیان کرنے کی بھر پور صلاحیت اور جملوں کو مختلف انداز میں ڈھالنے کی زبردست قدرت اور الفاظ کو مناسب مواقع پر استعمال کرنے کی غیر معمولی لیاقت حاصل تھی.

عبدالحمید الکاتب اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ شکار کے لئے نکلے، شکار کے بعد آپ نے امیر المؤمنین مروان بن محمد کو شکار کے حالات سے واقف کراتے ہوئے ایک خط لکھا، اس خط میں اس پورے واقعہ کی اس طرح منظر کشی کی گئی ہے کہ پڑھنے والے کو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے وہ خود شکارگاہ پر موجود اور شکار کرنے میں برابر کا شریک ہے، شکار کے مشکلات، شکاریوں کی انتھک کوشش اور شکار کی جستجو میں پیش آنے والے خطرات و مشکلات، حالات کی سنگینی اور شکارگاہ کی صعوبتیں، ان تمام کو عبدالحمید الکاتب نے بہترین انداز میں پیش کیا ہے، ساتھ ہی شکاری کتوں اور پرندوں کے اوصاف اور ان کی کیفیت، ان کے خونخوار حملے اور شکار کی تلاش وجستجو میں ان کی بھاگ دوڑ، شکار کے ٹھکانوں کو پہچاننے میں ان کی مہارت، شکار کے وقت پرندوں کی پھڑپھڑاہٹ اور شکاری کتوں اور پرندوں کا ان پر حملہ، اس وقت لوگوں کی کیفیت اور ان کے اضطراری افعال کا جس باریک بینی اور دقت نظری سے اس خط میں نقشہ کھینچا گیا ہے وہ قاری کے سامنے اس سارے منظر کو اس طرح پیش کرتا ہے کہ قاری میں کسی قسم کی تشنگی باقی نہیں رہتی .

پہلے پیراگراف میں کاتب نے امیر المؤمنین کو درازیٔ عمر کی دعائیں دیتے ہوئے اجمالا شکار کا سارا حال یوں بیان کیا کہ اللہ نے ہمیں اس سفر میں بڑی خیر و برکت سے نوازا، شروع میں دشواریوں کا سامنا ہوا اور مشقت اٹھانی پڑی لیکن بالآخر ہمیں بڑی کامیابی اور بے پناہ مسرت حاصل ہوئی.

دوسرے پیراگراف میں مضور نے شکاری جانوروں، کتوں، گھوڑوں اور پرندوں کے اوصاف، ان کی نسل، ان کے عادات واطوار، ان کی جسامت، رنگت، قد و قامت، سبک رفتاری، تیز نگاہی، شکار پر ان کی مضبوط گرفت اور ان کی بہترین تربیت کا تذکرہ کیا ہے، علاوہ ازیں دوران شکار برسات کے برسنے سے زمین کے لالہ زار ہونے، پھول وکلیوں کے کھلنے اور باغیچوں کے مہکنے اور خلاء کے صاف وشفاف ہونے کے منظر کو پیش کیا گیا ہے مزید برآں ہرنیوں اور خرگوشوں وغیرہ کے شکار کا حال بیان کیا گیا ہے.

تیسرے پیراگراف میں ایک ایسی شکارگاہ کا تذکرہ ہے جو ڈھیر سارے پرندوں سے بھری پڑی تھی، شکار کے لئے جب طبل بجایا

گیا تو اپنی کثرت کی وجہ سے وہ افق پر چھا گئے اور بیک وقت اڑنے کی وجہ سے پروں کی پھڑ پھڑاہٹ نے شکاری جانوروں کو ڈرا دیا تو ان کے شکار کے لئے باز اور شکروں سے مدد لی گئی اور شکار اس قدر شکاریوں کے ہاتھ لگے کہ وہ ذبح کرتے کرتے تھک گئے اور فرط مسرت میں جھومنے لگے اور ان کی زبانیں شکار کی فراوانی پر اللہ کا شکر بجالانے میں مشغول ہوگئیں.

6.13 نمونہ سوالات :

۱۔ خطوط نگاری، اسکے عناصر اور اقسام پر جامع نوٹ تحریر کیجئے.

۲۔ عبدالحمید الکاتب اور اسکی انشاء پردازی و اسلوب نگارش پر سیر حاصل بحث کیجئے.

۳۔ ''وصف الصید'' کا خلاصہ قلمبند کیجئے.

۴۔ رسالہ ''وصف الصید'' میں پائی جانے والی ''جناس'' اور ''طباق'' کے مواقع کی نشاندہی کرتے ہوئے انکی تفہیم کیجئے.

۵۔ مندرجہ ذیل عبارت کا بحوالہ متن ترجمہ وتشریح کیجئے.

فَإِذَا نَحْنُ بِرَعْلَةٍ مِّنْ ظِبَاءٍ ، وَخِلْفَةِ آرَامٍ يَرْتَعْنَ آنِسَاتٍ ، قَدْ أَحَالَتْهُنَّ الضَّبَابَةُ عَنْ شَخْصِنَا ، وَأَذْهَلَهُنّ أَنِيْقُ الرِّيَاضِ عَنْ اسْتِمَاعِ حِسِّنَا ، فَلَمْ نَعْجُ إِلا وَالضَّوَارِي لائِحَةٌ لَهُنَّ مِنْ بُعْدِ الْغَايَةِ ..... فَأَمَرْتُ بِإِرْسَالِهَا عَلَى الثِّقَةِ بِمَحْضَرِهَا ، وَسُرْعَةِ الْجَوَارِحِ فِيْ طَلَبِهَا ، فَمَرَّتْ تَخُفُّ حَفِيْفَ الرِّيْحِ هُبُوْبِهَا ، تُسِفُّ الأَرْضُ سَفًّا ، كَاشِفَةً عَنْ آثَارِهَا ، طَالِبَةً لِخِيَارِهَا ، حَارِشَةً بِأَظْفَارِهَا ، قَدْ مَزَّقَتْهَا تَمْزِيْقَ الرِّيْحِ الْجَرْدَاء ؛ فَمِنْ صَائِحٍ بِهَا وَنَاعِرٍ ، ... يَدْعُوْ الْكَلْبَ بِاسْمِهِ ، وَيُفَدِّيْهِ بِأَبِيْهِ وَأُمِّهِ ؛ وَرَاكِضٍ تَحُثُّ مفره .... قَدْ حَيَّرَتْنَا الْكَثْرَةُ وَأَلْهَجَتْنَا الْقُدْرَةُ .

۶۔ درج ذیل عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے.

ثم ملنا يا أمير المؤمنين بهداية دليل قد أحكمته التجارب ، وخبر أعلام المذانب ، إلى غدير أفيح ، وروضة خضرة ، مستأجمة بتلاوين الشجر ، ملتفة بصنوف الخمر ، مملوءة من أنواع الطير ، لم يذعرهن صائد ، و لا اقتنصهن قانص ، فخفق لها بطبول ، وصفر بنفير الحتف ، فثار منها ما ملأ الأفق كثرتها ، وراعت الجوارح خفقات أجنحتها ؛ ثم انبرت البزاة لها صائدة ، والصقور كاسرة ، والشواهين ضاربة ، يرفعن الطلب لها ، ويخفضن الظفر بها ، حتى سئمنا من الذبح ، وامتلأنا من النضيح ، كأنا كتيبة ظفرت ببغيتها ، وسرية نصرت على عدوها

6.14 مطالعہ کیلئے مفید کتابیں:

۱۔ البیان والتبیین للجاحظ

۲۔ الفہرست لابن الندیم

۳۔ عیون الاخبار لابن قتیبہ

۴۔ عربی ادب کی تاریخ از عبدالحلیم الندوی

۵۔ الفن ومذاہبہ فی النثر العربی

٦۔امراء البیان لکرد علی

٧۔العقد الفرید لابن عبدربہ

٨۔الجامع فی تاریخ الادب العربی لحنا الفاخوری

٩۔وفیات الاعیان لابن خلکان

١٠۔المفید فی الادب العربی لجماعۃ من الکتاب